غلام احمد قادیانی

إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء ۔ عسىٰ أن يبعثك ربك مقاماً محموداً

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL QADIAN

اخبار ہفتہ میں تین بار

الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ۶ ششماہی ۳/۸ سہ ماہی ۲ بیرون ہند ۱۱

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر (۹) ۔ مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۲۴ء یوم پنجشنبہ مطابق ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۴۲ھ ۔ جلد (۱۲)

مدینۃ المسیح

سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحب کی صحت یابی کی خوشی میں حضرت نواب صاحب نے غربا اور مساکین کو پرتکلف دعوت دی۔

جمعہ ہفتہ اور اتوار کو تین دن خوب بارش ہوئی۔

امسال پنجاب یونیورسٹی کے امتحان مولوی فاضل کا امتحان دینے والوں میں سے ہمارے مدرسہ احمدیہ کے طالب علم مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری اول نمبر پر رہے اور ۳۶۸ نمبر حاصل کئے مولوی صاحب اور مدرسہ احمدیہ کو مبارک ہو۔

چودہری گوہر علی صاحب ساکنہ کوٹلہ افغانان ضلع گورداسپور جو ضلع ملتان میں ملازم تھے۔ اور بوجہ علالت قادیان آگئے تھے۔ ۳۰ جولائی کو وفات پائی۔ نماز جنازہ جناب مولوی سرور شاہ صاحب نے پڑھائی۔ چونکہ ابھی ان کی وصیت منظور نہ ہوئی تھی اس لئے امانتاً دوسری جگہ دفن کئے گئے۔ چودہری صاحب بہت مخلص اور پرانے اصحاب میں سے تھے۔ خدا تعالیٰ مغفرت کرے۔

نظم

خلاصہ خطبہ عید اضحی

از جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب

جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے یہ نظم فی البدیہہ عید کے خطبہ بیان کردہ حضرت مولوی شیر علی صاحب کے بعد حوالہ قلم فرمائی جس نے خطبہ کے اثر اور جذب کو دوبالا کر دیا ہے۔ احباب پڑھ کر لطف اندوز ہوں (ایڈیٹر)

آیکہ داری عزمِ تائیداتِ دیں ۔۔۔ یاد رکھ اس بات کو تو بالیقیں

کوئی قربانی بجز تقوٰے نہیں ۔۔۔ اور بے قربانی کچھ ملتا نہیں

بے محبت جملہ قربانی فضول ۔۔۔ متقی کی صرف ہوتی ہے قبول

امتحانِ عشق ہیں قربانیاں ۔۔۔ لیک وہ جنہیں ہو تقویٰ کا نشاں

متقی اللہ کا محبوب ہے ۔۔۔ اس کا تھوڑا بھی بہت مرغوب ہے

ہر عمل میں اپنے اے جانِ پدر ۔ لن تنالوا اللہ پر رکھیو نظر
گوشت کا اور خون کا یاں کام کیا ۔ یاں تو بس تقویٰ سے حاصل ہو رضا
تو وفا کو سیکھ ابراہیمؑ سے ۔ جس نے بیٹا رکھ دیا خنجر تلے
عشق کے کوچے کا ہے پہلا سوال ۔ لائیے ناموس عزت۔ جان و مال
گر ذرا بھی ہو تامل سے جواب ۔ مُدعی کا ہو گیا خانہ خراب
عشق و تقویٰ کا نہ تھا باقی نشاں ۔ لائے انکو احمدِ آخر زماں
گر تجھے ہے چاشنی اس راہ کی ۔ داخلِ حزبِ خدا ہو جا ابھی
چاہتا ہے قُرب گر۔ قربان ہو ۔ تاکہ تو حیوان سے انسان ہو

چند چند از حکمتِ یونانیاں
حکمتِ ایمانیاں را ہم بخواں

اخبارِ احمدیہ

شکریۂ احباب برخوردار عبد السلام کے ہاں فرزند متولد ہونے پر میرے پاس میرے بہت سے احباب اور پیاروں کی طرف سے مبارکباد بذریعہ خط اور تار پہونچی۔ جزاہم اللہ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے جو میری خوشی میں شامل ہوئے۔ اللہ کریم ان کو دین و دنیا میں بہتر سے بہتر اجر عطا کرے۔

اس تقریب پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل تار مجھے بمبئی سے ارسال فرمایا:۔

"پوتے کی ولادت اور مولوی عبد السلام کی صحت یابی پر تہ دل سے مبارکباد دیتا ہوں"

میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی بہت ہی مشکور ہوں کہ انھوں نے مجھ اہیر کو بذریعہ تار بمبئی سے مبارکباد دی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ خدا تعالیٰ اس بابرکت وجود کو صحیح سلامت سفر سے واپس لائے۔ دعا گو ازخانہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

بہنوں کا شکریہ احمدی بہنوں کی طرف سے میرے برادر زادہ کی پیدائش پر اس کثرت سے مبارکباد کے خطوط میرے پاس آئے ہیں۔ کہ فرداً فرداً جواب لکھنا مشکل ہے لہٰذا بذریعہ الفضل اپنی سب بہنوں کی یاد آوری پر دلی شکریہ کا اظہار کرتی ہوئی ان کے لئے دعا کرتی ہوں۔ نیز اپنی سب بہنوں سے درخواست کرتی ہوں کہ ان دنوں خصوصیت سے حضرت اقدس اور حضور کے ہم سفر اصحاب کے لئے دعائیں کریں۔ والسلام

امۃ الحی۔ اہلیہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

میدان ارتداد میں تعمیر مساجد میدان ارتداد میں جہاں اللہ کے فضل اور جماعت احمدیہ کی سعی جمیلہ سے ہزاروں انسان سیلِ کفر سے بچائے گئے۔ اور ہزاروں کے دیرینہ جذام دھو کر اچھے کئے گئے۔ اور سینکڑوں مردے مسیح زماں کے دم سے زندہ ہوگئے۔ وہاں جابجا ان پرستارانِ حق کے لئے مساجد بھی بنائی گئیں۔ چنانچہ مسجد احمدیہ صالح نگر ضلع آگرہ انہیں میں سے ایک ہے۔ اور یہ اب مکمل ہو کر ان نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ جو آنیوالی نسلیں مجاہدین احمدیہ کے کارناموں میں دیکھیں گی۔ یہ وہ بیت اللہ ہے جس میں سینکڑوں وحدہ لا شریک خدا کے ماننے والے سر بسجود ہونگے۔ اور ان اُجڑی ہوئی اسلامی بستیوں میں نور اللہ پھیلا دینگے۔

نور اللہ کو پھیلتے دیکھ کر شپر چشموں نے جو جو مخالفت کی اس کا ادنیٰ نمونہ یہ ہے کہ آٹھ ہی روز ہوئے۔ کئی شریر مخالفت میں کھڑے ہو گئے۔ مسجد کو مسمار کرنا چاہا۔ اور تعمیر کو روکنا چاہا لیکن میں ایک لمحہ کے لئے بھی سراسیمہ نہ ہوا۔ اور اکیلا جان ہتھیلی پر رکھ کر مقابلہ میں آیا۔ آخر مسیح محمدی کے سپاہی کے مقابلہ کی تاب نہ لا کر حریف نے پیٹھ دکھلائی۔ اور مجاہدین احمدیہ کی

قربانیوں پر عملی گواہی دی۔ اور بتا دیا کہ احمدی املاک کا محافظ دونوں جہانوں کا شہنشاہ ہے۔ خاکسار عبد الحکیم احمدی شملوی

کچھ نقدی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ولایت جاتے ہوئے خاکسار انبالہ چھاؤنی تک حضور کے ہمراہ تھا۔ انبالہ چھاؤنی میں چونکہ بہت سے احباب حضور کی ملاقات کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ وہاں سے خاکسار کو کچھ نقدی گری ہوئی ملی۔ معلوم نہیں کسی احمدی بھائی کی تھی یا کسی اور مسافر کی۔ جہاں تک خیال ہو سکتا ہے۔ وہ کسی حضرت صاحب کو ملنے والے کی ہوگی۔ کیونکہ اسی ٹرین کے قریب سے دستیاب ہوئی۔ اگر کوئی صاحب تحریر کرے کہ وہ نقدی کس قدر تھی۔ اور کس حالت میں تھی۔ تو اس کے گھر روانہ کر دی جائیگی۔ ورنہ راہِ للہ دیدی جائیگی۔ راقم خاکسار عبد المجید خان احمدی۔ راہوں ضلع جالندھر

ہمیں ۲۲×۲۹ لیتھو مشین کی ضرورت ہے

الفضل کے لئے ایک ۲۲ × ۲۹ لیتھو مشین کی ضرورت ہے جو ورکنگ آرڈر میں بالکل درست ہو۔ اگر کوئی صاحب فروخت کرنا چاہتے ہوں تو ہم سے خط و کتابت کریں۔ مینیجر الفضل قادیان

"توسیع اشاعت الفضل"

(۹ جولائی تا ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۲۴ء)

خان بہادر محمد عبد الحق صاحب آنریری مجسٹریٹ دہلی بحیثیت خاص تشکریہ کے مستحق ہیں کہ صاحب موصوف نے الفضل کو دس خریدار دئے ہیں جنمیں سے سات خریداروں کی قیمت بذریعہ منی آرڈر بھجوا دی۔ اور تین خریداروں سے بذریعہ وی پی رقم وصول ہو گئی۔ اس جذبۂ اخلاص کے سَو بزرگ بھی الفضل کو ملجائیں تو توسیع اشاعت کا سوال ایک حد تک حل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ خان بہادر موصوف کو اور بھی خدمات دینی کی توفیق بخشے۔

سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد۔ ۲ خریدار۔ میاں محمد شریف صاحب کوٹ ۱ خریدار

سید عباس علی شاہ صاحب لو شہر ۳ "
مولوی محمد عبد اللہ صاحب سرگودھا ۱ "
میاں محمد علی صاحب گھٹیالیاں ۱ "
بابو محمد بخش صاحب ٹانک ۱ "
بابو محمد حسن صاحب شملہ ۱ "
سید جعفر صاحب حیدر آباد دکن ۱ "

بابو نیاز محمد صاحب حیدر آباد۔ سندھ ۱ خریدار
منشی ہاشم علی صاحب پٹیالہ ۱ خریدار
بابو اکبر علی صاحب روہڑی ۱ خریدار

اسکے علاوہ ۲۱ اصحاب نے خود خریداری کی درخواست کی جنمیں سے ۵ دوستوں نے ساتھ منی آرڈر کے ذریعے چندہ بھیجدیا۔

تعداد سابق ۵ ۔ تعداد حال ۱۵

بوجہ وی پی واپسی ۲۶ اخبار امانت میں رکھے گئے۔ اس حساب سے ۹ ہی خریدار بڑھے ہے۔ مینیجر الفضل قادیان

46

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان ۔ ۳۱ر جولائی ۲۴ء

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا سفرِ یورپ اور غیر مبایعین کا بغض و حسد

(۳)

"پیغام صلح" نے چونکہ محض بغض وکینہ کے اظہار اور عداوت و دشمنی سے بے قرار ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کے خلاف قلم اٹھایا ہے اس لئے بے جا طعن و تشنیع اور بے سر و پا باتوں کے سوا اور کچھ اس کے ہاتھ نہیں آیا۔ اور بہت سی غلط بیانیوں پر اس نے اپنی بے ہودہ سرائی کی بنیاد رکھی ہے۔ مثلاً لکھتا ہے:۔

"بیچارے مریدوں پر ایسا ظاہر کیا گیا۔ کہ ویمبلے کی نمائش میں میاں صاحب فوراً جانے کے لئے مجبور ہو گئے ہیں"

حالانکہ یہ بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی تحریر یا تقریر میں نہ صرف یہ نہیں ظاہر فرمایا۔ کہ آپ ویمبلے کی نمائش میں فوراً جانے کے لئے مجبور ہو گئے ہیں۔ بلکہ آپ نے محض اس قسم کی کانفرنس میں شمولیت کے لئے اپنے جانے کو غیر مناسب قرار دیا چنانچہ آپ نے اعلان میں لکھا:۔

"میں مذہبی کانفرنس کی دعوت کے جواب میں جانے کے مخالف ہوں۔ اور اس امر میں جو لوگ نہ جانے کا مشورہ دیتے ہیں۔ ان سے متفق ہوں"

پھر فرمایا:۔

"میں طبعاً اس خیال کے مخالف ہوں۔ کہ کسی مذہبی کانفرنس کے بلاوے پر مرکز کو چھوڑوں"

پھر لکھا:۔

"کسی مذہبی کانفرنس کی درخواست پر خلیفہ کا باہر جانا یا محض لیکچر دینے کے لئے اس کا مرکز سے نکلنا درست نہیں"

یہ اور اسی قسم کے اور فقرات آپ کی تحریر اور تقریر میں موجود ہیں جنہیں محض مذہبی نمائش میں شامل ہونے کے لئے سفر اختیار کرنے کو ناپسند کیا گیا۔ اور اس کے لئے جانے کو غیر ضروری قرار دیا گیا لیکن "پیغام" اپنی اُلٹی سمجھ کی بناء پر یہ کہتا ہے۔ کہ مریدوں پر یہ ظاہر کیا گیا کہ آپ ویمبلے کی نمائش میں فوراً جانے پر مجبور ہو گئے ہیں کیا پیغام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی کسی تقریر یا تحریر سے وہ الفاظ دکھا سکتا ہے۔ جو اس کے بیان کردہ مفہوم اور مطلب کو ظاہر کرتے ہوں۔ اور جن میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ویمبلے کی نمائش میں فوراً جانے کی مجبوری کا اظہار کیا ہو۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو کیا اس سے ظاہر نہیں کہ پیغام نے محض بدنیتی سے اس قسم کی غلط بیانیوں پر اپنے مضمون کی بناء رکھی ہے اور جان بوجھ کر لوگوں کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی کوشش کی ہے۔

رہی یہ بات کہ پھر اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے سفر یورپ کیوں اختیار کیا۔ اور کسی اور موقع پر اسے کیوں نہ اٹھا رکھا۔ اس کے متعلق گذارش ہے کہ اس امر کی کیا گارنٹی ہے کہ اگر آپ کسی دوسرے موقع پر سفر یورپ اختیار کرتے تو اس وقت "پیغام" جیسے بدباطن دشمن معترض نہ ہوتے ایسے لوگوں کے سینوں میں تو اس وقت بھی اسی طرح جلن پیدا ہوتی جس طرح اب ہوئی ہے۔ اور وہ اسوقت بھی اسی طرح مخالفت کرتے۔ جس طرح اب کر رہے ہیں۔ اس لحاظ سے تو یہ اور کوئی اور موقع مساوی ہیں۔ لیکن اس وقت بعض مصلحتیں مدنظر ہیں۔ جنمیں سے ایک لنڈن کی مذہبی نمائش کا انعقاد بھی ہے۔ جہاں تمام دنیا کے لوگوں کا اجتماع ہے۔ اور قریباً ساری دنیا کے حالات کا اندازہ لگانے کا بہترین موقع ہے۔

پیغام اس موقع کو غیر مناسب ثابت کرنے کے لئے یہ دلیل پیش کرتا ہے کہ:۔

"اگر صرف تبلیغ کے لئے مشورہ لینے جا رہے ہیں۔ تو پھر نمائش پر ہی جانا کیا ضرور تھا۔ ...... پھر کسی موقعہ پر سہی۔ مگر نہیں مطلب سعدی دیگر است۔ مطلب تو نمائش کا دیکھنا ہے۔ اور اپنی نمائش دکھانی"

گویا پیغام کے نزدیک اس نمائش کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا جانا مذہبی اغراض اور مقاصد کے لئے نہیں۔ بلکہ اصل غرض نمائش کا دیکھنا اور اپنی نمائش کی دکھانی ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ نمائش کے موقعہ پر جا رہے ہیں۔ لیکن اسی نمائش میں کسی غیر مبایع کی شمولیت کو یہی "پیغام صلح" بڑے فخر کے ساتھ دنیا کے سامنے اس طرح پیش کرتا ہے:۔

"آج جو دنیا بھر کے مذاہب کا دار السلطنت برطانیہ میں تبادلہ خیالات کی غرض سے اجتماع ہونیوالا ہے۔ تو اس عظیم الشان موقع پر اسلام کا نام بلند کرنے کی اگر عالم اسلامی سے کسی کے دل میں تڑپ پیدا ہوئی۔ تو ہمارے ہی دل میں ہوئی"

ان الفاظ میں اسی اجتماع میں شمولیت کا ذکر ہے۔ جس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو نمائش دیکھنے اور اپنی نمائش دکھانے کا طعنہ دیا جا رہا ہے۔ اور کہا جا رہا ہے کہ اس موقع پر تبلیغ کے لئے مشورہ لینے کے لئے ان کا جانا کیا ضرور تھا۔ لیکن اپنے میں سے کسی کی شمولیت کو ایک بہت بڑا کارنامہ بتایا جا رہا ہے۔ اسوقت نہ وہ "ویمبلے کی نمائش" رہتی ہے۔ جس کے لئے کہا گیا کہ "میاں صاحب دندناتے ہوئے یورپ چل پڑے" نہ اس نمائش کا وہ نقشہ رہتا ہے۔ جس کے متعلق لکھا گیا کہ "ویمبلے کی نمائش اپنی تمام شان و شوکت کے ساتھ نظر کے سامنے ہے"۔ جس کے لئے "میاں صاحب معہ اسٹاف خلافت کے یورپ کو اُڑے چلے جا رہے ہیں" اور نہ وہ سیر و سیاحت کا باعث رہتی ہے۔ جسے اسراف اور اتباع ہوا و ہوس قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ وہ دنیا بھر کے مذاہب کا تبادلہ خیالات کے لئے اجتماع بن جاتا ہے اسے "عظیم الشان موقع" قرار دیا جاتا ہے۔ اور اس میں شمولیت کو اسلام کے لئے دل میں تڑپ پیدا ہونا بتایا جاتا ہے۔ ایک ہی معاملہ کے متعلق یہ فرق اور یہ امتیاز کیوں؟ صرف اس لئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے بغض اور حسد نے ان لوگوں کو ایسا کور چشم بنا دیا ہے۔ کہ ایک بات کو ہی وہ متضاد رنگوں میں دیکھتے ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ کہ جب ان کے کسی آدمی کا ویمبلے کی نمائش میں شریک ہونا اسلام کی قابل فخر خدمت ہے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس میں شرکت بے جا اسراف اور اتباع ہوا و ہوس قرار دی جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اعلان میں دیگر اغراض سفر کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا تھا:۔

"اسوقت تو بارہا ایسا ہوتا ہے کہ ایک امر کے متعلق میں مُبلّغوں کو لکھتا ہوں۔ اور وہ جواب دیتے ہیں کہ آپ کو یہاں کے حالات معلوم نہیں ہیں۔ اور اکثر ایسا ہُوا ہے۔ کہ بعد میں میری ہی رائے درست نکلی ہے اگر مجھے وہاں کے حالات معلوم ہوتے۔ تو نہ وہ اس طرح مجھے لکھ سکتے۔ اور نہ میں ان کی بات کو قبول کرتا"

"پیغام صلح" اس بات کو بگاڑ کر پیش کرتا ہوا لکھتا ہے -

"اب تک جو مبلغین میاں صاحب نے بھیجے - انہوں نے اپنی من مانی کارروائیاں وہاں کیں - اور جب دربار خلافت سے بازپرس ہوئی - تو انہوں نے نہایت گستاخی سے صاف کہدیا - کہ آپ کو چونکہ اس جگہ کے حالات کا علم نہیں - اس لئے آپ کی رائے ٹھیک نہیں - اور اپنی مرضی کے مطابق کیا - اور خلیفہ بھی خدا جانے کیوں چپ ہو رہے - حالانکہ آخرکار وہی بات صحیح نکلی - جو خلیفہ نے کہی تھی - اور ان گستاخ مریدوں کی اس ہٹ دہرمی کا نتیجہ یہ ہُوا - کہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ قوم کا ضائع ہو گیا اور نتیجہ خاطر خواہ نہ نکلا"

حالانکہ صاف ظاہر ہے - کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے الفاظ کا ہرگز وہ مطلب نہیں - جو پیغام نے کور باطنی کی وجہ سے اخذ کیا ہے - نہ کسی مبلغ نے گستاخی سے آپ کو کبھی جواب دیا - نہ کسی نے آپ کی اجازت اور منظوری کے بغیر کوئی کام اپنی مرضی کے مطابق کیا - نہ قوم کا ڈیڑھ لاکھ روپیہ ضائع ہُوا - بلکہ حقیقت صرف یہ ہے - جو حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے الفاظ میں بیان فرما دی ہے - کہ حضور کو ممالک غیر کے تفصیلی حالات معلوم نہ ہونے کی وجہ سے بعض اوقات اپنی رائے کی بجائے مبلغین کی رائے کو یہ سمجھ کر منظور کرنا پڑا - کہ وہاں کے حالات کا انہیں زیادہ علم ہوگا - اگر حضور کو یہ خیال نہ ہوتا - تو آپ ان کی رائے منظور کرنے کی بجائے اپنی رائے پر ہی عمل کرنے کا حکم دیتے ؛

اس میں اعتراض کے قابل کونسی بات ہے - اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے - کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اپنے خدام کی آرا کو قدر اور وقعت کی نظر سے دیکھتے ہیں - اور بعض اوقات ان کے علم اور تجربہ پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنی رائے کے خلاف بھی ان کی رائے کو منظور فرما لیتے ہیں -

رہی یہ بات کہ یورپ کی تبلیغ پر اس وقت تک جو ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے قریب خرچ ہُوا ہے - وہ ضائع ہوگیا یہ غلط ہے - اس کے متعلق حضور کے الفاظ یہ ہیں :-

"ہم اس وقت تک ڈیڑھ لاکھ سے زائد روپیہ مغرب کی تبلیغ پر خرچ کر چکے ہیں - اور چندہ سولہ ہزار روپیہ ہرسال خرچ کرتے ہیں - جو کچھ اس کثیر خرچ کا نتیجہ اس وقت تک نکلا ہے - اس کی نسبت ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے - کہ وہ کچھ بھی نہیں - کیونکہ ملکوں کی اصلاح دیر سے ہوتی ہے - مگر ہم دیانت داری سے یہ بھی نہیں کہہ سکتے - کہ اس تحریک کا آخر وہی نتیجہ نکلے گا - جو ہم چاہتے ہیں"

ان الفاظ سے یہ نتیجہ اخذ کرنا حد درجہ کی بددیانتی نہیں تو اور کیا ہے - کہ

"آج خلیفہ صاحب نے یہ راز ظاہر کر دیا - کہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ تقریباً ضائع ہو گیا - دیانت داری سے نہیں کہہ سکتے - کہ وہ کوئی اچھا نتیجہ پیدا کر سکیگا"

ایسے دیانت دارانہ نتائج نکالنے والے "پیغام صلح" کو معلوم ہونا چاہیئے - کہ اس قسم کی دھوکہ دہیوں سے نہ تو مبلغین جماعت احمدیہ کے بیرونی ممالک کے کام پر پردہ پڑ سکتا ہے - اور نہ اس کی قدر و اہمیت سے کوئی انصاف پسند انکار کر سکتا ہے - حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو کچھ فرمایا ہے - اس کا صرف یہ مطلب ہے - کہ اس ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے خرچ کا کچھ نہ کچھ تو نتیجہ نکلا - جو اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے - کہ ملکوں کی اصلاح دیر سے ہوتی ہے - مایوس کن نہیں ہے - لیکن دیانت داری کے ساتھ یہ نہیں کہا جا سکتا - کہ مغربی ممالک میں تبلیغ کرنے کی اس طرز کا آخر وہی نتیجہ نکلے گا - جو ہم چاہتے ہیں - اور ہم کیا چاہتے ہیں - یہ کوئی ایسی بات نہیں - جس کا سمجھنا "پیغام صلح" یا کسی اور کے لئے مشکل ہو - ہم یہ چاہتے ہیں - کہ مغربی ممالک کلیتہً اسلام کے جھنڈے کے نیچے آ جائیں - اور وہاں تثلیث کی بجائے توحید کے پھریرے لہرائیں - اس نتیجہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے - کہ دیانت داری سے نہیں کہا جا سکتا - یہ اس تحریک سے حاصل ہو سکے گا یا نہیں جو جاری ہے - اور اس کے متعلق اطمینان اور تسلی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے - کہ خلیفہ وقت جو آخری کڑی ہے اس کام کی - خود ان ممالک میں جا کر ان میں پیش آنیوالی مشکلات کو دیکھے - اور وہاں کے ہر طبقہ کے لوگوں سے مشورہ کر کے ایک ایسی سکیم تجویز کرے - جس پر سب مبلغین کو چلایا جائے ؛

ہر ایک وہ شخص جو کسی دینی یا دنیوی کام کے اصل ذمہ دار کی پوزیشن کو جانتا ہو - وہ بآسانی اندازہ لگا سکتا ہے - کہ ایک ایسی جماعت کے امام اور راہ نما کیلئے جو ساری دنیا کو مسلمان کرنا اپنا فرض قرار دیتی ہے - تبلیغی سکیم تیار کرنے کیلئے دیگر ممالک کے حالات سے بذات خود واقفیت حاصل کرنا کسقدر ضروری ہے - لیکن افسوس ایسے لوگ بھی موجود ہیں - جو اپنی گندی اور ناپاک فطرت سے مجبور ہو کر ایسے ضروری اور اہم سفر کے متعلق طرح طرح کے وساوس اور شبہات پیدا کرنیکی کوشش کرتے ہیں - خدا تعالےٰ ایسے لوگوں کو ناکام و نامراد رکھے اور اپنے دین کی خدمت کرنیوالوں کو ہر میدان میں کامیاب فرمائے ؛

سربرآوردہ ہندو ویدوں کے خلاف

یوں تو آریوں کا دعوےٰ ہے - کہ وید تمام خوبیوں کا جامع اور تمام روحانی و جسمانی برکات کا مجموعہ ہیں - لیکن عجیب بات ہے - کہ ویدوں کے ماننے والوں میں سے ہی جو لوگ بیجا ضد اور تعصب سے علیحدہ ہو کر گہری نظر سے ویدوں کا مطالعہ کرتے ہیں - وہ علی الاعلان ویدوں کا پول کھولنے پر مجبور ہو جاتے ہیں - وجہ یہ کہ انہیں ان کتابوں میں نہ دنیوی معاملات کے متعلق کوئی معقول بات نظر آتی ہے اور نہ روحانی امور کے متعلق - یہی وجہ ہے - کہ اسی زمانہ میں مسٹر تلک اور مسٹر گاندھی جیسے بلند پایہ ہندو بھی ویدوں کو الہامی ماننے سے انکار کر چکے ہیں - اخبار ملاپ (۹ جون) گاندھی جی کے متعلق اس امر کا ذکر کرتا ہُوا کہ

"انہیں ویدوں کے اندر کوئی خوبی نظر نہیں آتی - جس کی وہ تعریف کر سکتے - لیکن اسلام ان کے لئے خوبیوں کا منبع ہے"

لکھتا ہے :-

"ہندوؤں کی قسمت بھی کیسی عجیب واقعہ ہوئی ہے - کہ ہندو جاتی کا جو بھی فرزند بلندی پر پہنچتا ہے - وہی ہندو جاتی - ہندو دہرم اور ہندو تہذیب سے منہ موڑ کر دوسروں کا والہ و شیدا بننا اچھا سمجھتا ہے - حالانکہ اس کی ساری تقدیس - اس کی کل شکتی - اس کا سارا بل ہندو جاتی ہندو دہرم اور ہندو تہذیب کے گہوارہ میں پرورش پایا ہُوا ہوتا ہے - ہندو جاتی - ہندو دہرم کے سوا ایسی ہستیاں اور کہیں پیدا ہو ہی نہیں سکتیں"

ماشتہ "ملاپ" کا یہ رنج و غم بجا ہے - لیکن اسے اسطرح بے تاب ہونے کی بجائے اس امر پر غور کرنا چاہیئے - کہ کیوں ہندو جاتی کا جو بھی فرزند بلندی پر پہنچتا ہے - وہ ہندو دہرم اور ہندو تہذیب سے جس کا منبع بقول اس کے وید ہیں - منہ موڑ لیتا ہے - اور کیوں ایسی ہستیاں صرف ہندو دہرم میں ہی پیدا ہوتی ہیں - اور پیدا ہو رہی ہیں - کیا اس لئے کہ پنڈت دیانند صاحب نے دنیا میں ویدوں کو تمام سچائیوں اور ساری صداقتوں کا مجموعہ ثابت کر دیا ہے - یا اس لئے کہ انہوں نے ویدوں کو تمام ایجادوں کا مخزن قرار دے دیا ہے - اگر ایسا ہوتا - تو نہ صرف ہندو جاتی کے بلندی پر پہنچنے والے فرزند ویدوں کے والہ و شیدا ہوتے - بلکہ دیگر مذاہب کے لوگ بھی ویدوں کے آگے سر نیاز خم کر دیتے - اس کی وجہ یہی ہے - کہ جو بھی ہندو دہرم کا پیرو ویدوں کو پڑھتا اور ان پر غور کرتا ہے

اسے چونکہ سوائے مایوسی کے ان سے کچھ حاصل نہیں ہوتا اسلئے وہ انہیں کسی قسم کی وقعت دینے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اور جب ان لوگوں کی یہ حالت ہے۔ جنہیں دودھ کے ساتھ ویدوں کی تقدیس کی روایات پلائی گئیں۔ جن کے کانوں میں روز پیدائش سے ویدوں کے ایشوری گیان ہونے کی آوازیں آتی رہیں۔ تو آریہ صاحبان غور فرمالیں۔ دیگر مذاہب کے لوگوں پر وید کیا اثر ڈال سکتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ آج تک اسی وجہ سے کسی عام فہم زبان میں ویدوں کا ترجمہ نہیں کیا جاتا۔ اور اگر کسی نے تھوڑا بہت کیا ہے۔ تو اسے مستند نہیں سمجھا جاتا۔ کہ دیگر مذاہب کے لوگ تو الگ رہے خود آریہ جاتی کے سمجھدار لوگ بھی بکثرت ان سے منہ موڑنا شروع کر دینگے :۔

آریوں کی بردباری کی حقیقت

لاہور کے اخبار پرکاش کی ۲۴ر جون کی اشاعت میں ایک مضمون بعنوان "آریہ سماج کی بردباری" شائع ہوا ہے۔ جس میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ آریہ سماج نے دیگر مذاہب کے مقابلہ میں ہر موقع پر بردباری دکھائی۔ اور کسی پر سختی کرنے کی بجائے خود سختی جھیلی۔ اس دعوے کی صداقت کو جانچنے کے لئے گذشتہ واقعات کی تجسس اور تلاش کی ضرورت نہیں۔ چند تازہ مثالوں سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ آریہ سماج میں کسقدر بردباری پائی جاتی ہے۔

۱۔ اخبار کیسری (لاہور) نے لکھا تھا۔

"سول ملٹری گزٹ کو کسی شخص دیو بدیال شرما نے ایک چٹھی لکھی ہے۔ جس میں ہندوستان سے تمام عیسائیوں سکھوں۔ یہودیوں اور مسلمانوں کو نکل جانے کی دھمکی دی ہے۔ ورنہ وہ بم سے اڑا دیئے جائینگے"

سول کا خیال تھا۔ کہ یہ کوئی مجنون اور پاگل آریہ مہاشہ ہیں۔ لیکن دراصل یہ کسی دیوانہ بکار خویش ہوشیار کی کارروائی تھی۔

۲۔ اخبار انگلشمین کو حسب ذیل خط موصول ہوا

"اے انگلشمین کے شیطان ایڈیٹر۔ بھارت ماتا کو اپنے قدوم نحوست لزوم سے بہت جلد پاک صاف کر اپنی قوم کو ہدایت کر۔ کہ یا تو وہ آریہ سماج کی شرن میں آ جائے۔ ورنہ انگلستان چلی جائے۔ اور اپنی سرزمین کو ناپاک کرے"

"تم نہایت بری طرح سے قتل کر دیئے جاؤ گے۔ تمام ہندوستان میں مخفی بم کے کارخانے کھول دیئے گئے ہیں" (ریاست ۲۶ جون)

۳۔ ایڈیٹر صاحب اخبار ایشیا کو آریوں کی طرف سے متعدد دھمکی آمیز خطوط موصول ہو چکے ہیں۔ جنہیں وہ ذمہ دار سرکاری افسروں تک پہنچا چکے ہیں۔

۴۔ دہلی کے اخبار مبلغ کو ایک خط موصول ہوا ہے۔ جس کے بعض فقرات یہ ہیں۔

"دنیا میں سب سے سچا اور قدیم ترین مذہب آریوں کا ہے جس کے پرچارک دنیا کے عظیم الشان انسان سری سوامی دیانند جی مہاراج تھے۔ ہم تمہیں اور تمہاری ملیچھ قوم کو دعوت دیتے ہیں۔ کہ ہمارا دھرم قبول کرو ورنہ بھارت ماتا سے فوراً نکل جاؤ۔ ہم تمہیں اس درجہ تنگ کرینگے۔ کہ تم ایک دن یا تو ہندو بن جاؤ گے۔ یا انگریزوں کی شیطان قوم کے ساتھ ہندوستان کو چھوڑ جاؤ گے۔ ہم تمہیں درست کر لینگے۔ ہم بخوبی جانتے ہیں۔ کہ غنڈا حسن نظامی تمہیں امداد پہونچا رہا ہے۔ اور ایک حیثیت سے یہ اخبار مبلغ غنڈے ملاؤں کی ہی ہے۔ ہم تمہیں حکم دیتے ہیں۔ کہ اپنی اشاعتی سرگرمیاں بند کرو۔ اور نیز حسن نظامی کو بھی اپنی اشاعتی سرگرمیاں بند کر دینی چاہئیں۔ ورنہ یاد رہے۔ ہم اعلان غدر کر دینگے تم غنڈے ملاؤ۔ ہندو جاتی کو جھوٹے مذہب میں تبدیل کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ اپنی اشاعتی سرگرمیاں بند کرو۔ ورنہ ہم دوسرے ذرائع اختیار کرینگے ہمارے تمام راجے ہماری امداد کرنے کو تیار ہیں۔ ہم ان بدمعاش انگریزوں سے خائف نہیں۔ یہ شیطانی حکومت تمہاری امداد کر رہی ہے۔ اور وہ تمہیں ہماری مقدس گئو ماتا کے ذبیحہ کی ترغیب دلاتی ہے" پھر آگے چل کر لکھتے ہیں۔

"تم گاندھی کی حمایت کر رہے ہو جس کا کوئی مذہب نہیں ہے۔ سری سوامی شردہانند جی مہاراج عنقریب اس کو آریہ بنا لینگے۔ گاندھی بیوقوف ہے۔ اور مذہب کے متعلق کچھ نہیں جانتا۔ ہمارے گروکل کے لڑکے ایسے سو سال پڑھا سکتے ہیں۔ اب ہندو قوم اس سو سال کی گہری نیند سے بیدار ہو چکی ہے۔ تمہارے تمام کالج اور مساجد توڑ کر سوامی دیانند جی مہاراج کے ارشاد کے مطابق تم تمام قوم بنا لئے جائینگے۔ ہم کسی معاملہ میں کسی سے مغلوب نہیں ہو سکتے" (مبلغ ۲۸ر جون)

یہ ہیں آریہ سماج کی بردباری کے نمونے۔ کیا بردباری اسی کو کہتے ہیں۔ جو مندرجہ بالا حوالوں سے ظاہر ہے۔ کہ قتل و غارت۔ لوٹ مار۔ فتنہ فساد کی دھمکیاں دیجا رہی ہیں۔ مگر آریوں کی طرف سے ایسا ہی ظہور پذیر ہونا ضروری تھا۔ کیونکہ انہیں ان کے رشی دیانند جی نے بحوالہ وید آریہ بھومی کی تعلیم دی ہے جس کی رو سے کہیں سول ملٹری گزٹ کے ایڈیٹر کو دھمکی دیجا رہی ہے کہیں وہ انگلشمین کے ایڈیٹر کے پیچھے پڑے ہیں۔ اور اس کو ترغیب دیتے ہیں۔ کہ وہ بھارت ماتا سے نکل جاوے۔

چنانچہ سوامی جی آریہ بھوانی میں بحوالہ وید تحریر فرماتے ہیں :۔

"جو ناستک نندک وادھورت منش ہیں۔ وہ ہم لوگوں کے نواستھانوں سے دور چلے جاویں۔ کنتو نیچے کر کے اور دیشوں سے بھی دور چلے جاویں وا رتھات ادہرمی پرش کسی دیش میں بھی رہنے نہ پاویں"

پھر لکھا ہے :۔

"جو ناستک ڈاکو۔ چور۔ بشواش گھاتی۔ مورکھ وشے کمپٹ ہنسا آدمی اُتم کرموں میں بھگن ڈالنے والے ہیں۔ سوارتھی (خود غرض) ہیں۔ وید ورودھی اناریہ (ویدوں کے مخالف غیر آریہ) منش ہیں۔ ان سب دشٹوں کو تباہ کرو"

آریوں کے نزدیک ناستک سے مراد منکر خدا نہیں بلکہ ویدوں کو نہ ماننے والے ہیں۔ خواہ وہ مسلمان ہوں یا عیسائی ہوں یا یہودی۔ چنانچہ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۹۶ میں لکھا ہے۔

"جو شخص وید کی مذمت کرتا ہے۔ وہی ناستک ہے"

پھر ستیارتھ پرکاش صفحہ ۵۹ پر صاف لکھا ہے :۔

"وید کی برائی کرنے والے منکر کو ذات جماعت اور ملک سے نکال دینا چاہیئے"

گمنام اور خفیہ کارروائیاں اسی تعلیم کا نتیجہ معلوم ہوتی ہیں۔ اور جن لوگوں کو ان کی مذہبی کتاب ایسی تعلیم دیتی ہو۔ ان کا بردباری کا دعویٰ نہ صرف جھوٹا بلکہ دھوکہ دہی ہے کیونکہ انہیں جو تعلیم دی گئی ہے۔ وہ نہایت خطرناک اور ملک کے امن و امان کو برباد کرنے والی ہے۔ اس کی رو سے نہ وہ انگریزوں کو ہندوستان میں دیکھنا چاہتے ہیں نہ مسلمانوں کو اور نہ کسی اور ایسی قوم کو جو ویدوں کو نہ مانتی ہو۔ ان کا وید ان کو یہی حکم دیتا ہے۔ اور ان کا رشی ان کو یہی تلقین کرتا ہے۔ کہ ویدوں کے نہ ماننے والے ناستک ہیں اور سب ناستکوں کو ملک سے نکال دینا چاہیئے۔

گورنمنٹ کو نہایت احتیاط اور قابلیت سے ان خفیہ دھمکی آمیز خطوط کی تحقیقات کرنی چاہیئے۔ جو ملک کے مختلف حصص سے قریباً ایک ہی رنگ کے ان ہندوؤں عیسائیوں اور مسلمانوں کو موصول ہو رہے ہیں۔ جو آریہ سماجیوں کے برے اثرات کو زائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

خاص التزام سے دعائیں کرو

از حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب امیر جماعت احمدیہ

(فرمودہ ۲۵ جولائی ۲۴ء)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اہل اللہ اور دنیا داروں میں فرق

اہل اللہ اور دنیا داروں میں جہاں دوسرے فرق ہیں۔ وہاں ایک خاص فرق بھی ہے دنیا دار ان سامانوں کو جو مخلوق خدا کی بہتری کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ استعمال کرتے ہیں۔ اور انہی سامانوں سے اہل اللہ بھی کام لیتے ہیں۔ لیکن دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ دنیا داروں کا بھروسہ ان سامانوں پر ہوتا ہے اور وہی ان کے لئے بمنزلہ خدا ہوتے ہیں۔ اگر وہ سامان ان کے پاس نہ رہیں تو وہ مایوس ہو جاتے ہیں۔ اور بعض تو اس قدر مایوس ہو جاتے ہیں۔ کہ خودکشی کر لیتے ہیں۔ خدا کے پیارے بھی ان سامانوں کو استعمال کرتے ہیں۔ لیکن ان کا بھروسہ ان سامانوں پر نہیں ہوتا۔ اور وہ ان کے چھوٹ جانے پر مایوس نہیں ہوتے۔ بلکہ خدا پر توکل رکھتے ہیں۔ اور اسی کو کارساز سمجھتے ہیں۔ اس وقت ان کے منہ سے یہی نکلتا ہے کہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے۔ خدا داری چہ غم داری۔ تو خدا کے پیارے ہر حالت میں اِيَّاكَ نَعْبُدُ کہتے ہیں۔ کہ اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِينُ۔ اور تیری ہی ذات پر ہمارا بھروسہ ہے۔ تجھی سے ہم مدد مانگتے ہیں۔ غرضکہ خدا کے پیارے خدا پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور جب ہم انبیاء کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ان کا کوئی وقت اور کوئی لمحہ خدا کی یاد سے خالی نہیں ہوتا۔ وہ ہر حالت میں خدا کو یاد کرتے ہیں۔

حضرت موسیٰ کے حالات

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے حالات کو ہی دیکھو۔ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ جب موسیٰ ؑ شہر کے اندر داخل ہوا۔ تو اس نے دو آدمیوں کو دیکھا۔ کہ وہ آپس میں لڑ رہے تھے۔ ایک ان کی قوم کا تھا۔ اور ایک دشمن کی قوم کا۔ موسیٰ کی قوم کے آدمی نے فریاد کی اور مدد کے لئے پکارا۔ انہوں نے دوسرے آدمی کو مکہ جو مارا۔ تو اس کی جان نکل گئی۔ اسوقت موسیٰ ؑ خدا کی طرف متوجہ ہوا۔ اور کہا:۔ قَالَ رَبِّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ اِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (۲۸-۱۵) کہ اے میرے رب مجھ سے یہ غلطی ہو گئی ہے مجھے اس کے بد نتیجہ سے بچا۔ پس خدا نے اسے بچا لیا۔ کیونکہ وہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اسی سورۃ میں آگے آتا ہے کہ جب حضرت موسیٰ کو پتہ لگا کہ سرکردہ لوگ آپ کے قتل کے درپے ہیں تو تب انہوں نے دعا کی اور خدا کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔ قَالَ رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (۲۸-۲۰) اے میرے رب تو ہی مجھے ظالموں کی اس قوم سے بچا۔ پھر حضرت موسیٰ نے مدین کی طرف ہجرت کی۔ تب بھی خدا تعالیٰ کو فراموش نہ کیا۔ چنانچہ آتا ہے:۔ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ رَبِّي أَنْ يَهْدِيَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ (۲۸-۲۱) اور مدین کی طرف روانہ ہوئے تو کہا کہ میرا رب میری سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی کریگا۔ پھر انہوں نے جب دو عورتوں کے ریوڑ کو پانی پلایا ہے اور سایہ میں جا کر بیٹھے ہیں۔ تب بھی خدا ہی کو یاد کیا ہے اور کہا ہے۔ رَبِّ اِنِّي لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ (۲۸-۲۴) اے میرے رب جو تو نے مجھ پر خیر نازل کی ہے۔ میں اس کا محتاج ہوں۔ غرضکہ انبیاء ہر وقت اور ہر لحظہ خدا کو یاد رکھتے ہیں۔ اور اسی سے دعائیں مانگتے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واقعات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہر وقت خدا تعالیٰ کو یاد رکھتے تھے۔ چنانچہ سونے، اٹھنے، گھر میں داخل ہونے، مسجد میں داخل ہونے نکلنے وغیرہ سب باتوں کے متعلق حدیثوں میں دعائیں موجود ہیں۔ تو خدا کے پیارے ہر وقت اور ہر دم خدا کو یاد کرتے ہیں۔ وہ اسباب کو بھی استعمال کرتے ہیں لیکن اصل بھروسہ خدا پر ہی رکھتے ہیں۔ اور اسی سے اپنے تمام کاموں میں مدد طلب کرتے ہیں۔

جنگ بدر کا واقعہ

دیکھو جنگ بدر کے متعلق باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو کامیابی کا وعدہ دیا ہوا تھا۔ اور فرمایا تھا کہ چاہے وہ قافلہ جو شام سے آ رہا ہے وہ ملے یا کافروں کی فوج۔ جو بھی ان دونوں میں سے ملیگا۔ خدا تعالیٰ تم کو ان پر فتح دیگا۔ اور وہ بھاگ جائینگے جیسا کہ فرمایا سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ لیکن باوجود فتح کے اس وعدہ کے پھر بھی آپ نہایت عاجزی سے خدا کے حضور دعا کرتے رہے۔ اور فرماتے کہ اے اللہ اگر تو نے ان چند صحابیوں کی جماعت کو ہلاک کر دیا تو پھر زمین پر کوئی عبادت کرنیوالا نہ رہیگا اے اللہ! جو تو نے وعدہ کیا ہے۔ وہ پورا کر۔ آپ اس بے تابی سے یہ کہتے رہے کہ آپ کی چادر گر گئی۔ جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اٹھائی۔ اور آپ کی بے تابی کو برداشت نہ کرتے ہوئے کہا۔ خدا تعالیٰ ضرور اس وعدہ کو جو اس نے آپ سے کیا ہے۔ پورا کر دیگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اصل کامیابی کی جڑ دعا ہی ہے۔

جنگ احزاب کا واقعہ

پھر اسی طرح جب بہت سے لشکر مدینہ پر چڑھ آئے جنکی وجہ سے اس جنگ کا نام جنگ احزاب رکھا گیا۔ انہیں پندرہ دن تک کافروں نے مسلمانوں کا محاصرہ کئے رکھا۔ اسوقت مسلمانوں کے لیے خطرناک وقت تھا۔ اندر منافق دشمن تھے۔ اور باہر کافر پڑے ہوئے تھے۔ بظاہر کوئی سامان ان لشکروں کو شکست دینے کا نہ تھا۔ اسوقت بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائیں کیں۔ جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا نے ایک رات کو ایسی ہوا چلائی کہ کفار کی آگ بجھ گئی۔ اور وہ اسے بدشگونی سمجھ کر بھاگ گئے۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے انکی اطلاع دی۔ آپ نے آواز دی کہ کوئی آدمی ہے۔ جو اس وقت جا کر دشمن کی خبر لائے۔ یہ آپ نے تین دفعہ کہا۔ لیکن تینوں دفعہ سوائے حضرت زبیر کے کسی نے جواب نہ دیا۔ اور نہ کوئی خبر لانے پر تیار ہوا۔ کیونکہ سردی نہایت سخت تھی۔ آخر آپ نے حضرت زبیر رضی کو بھیجا۔ جنھوں نے آ کر کہا۔ دشمن بھاگ گیا ہے۔ دعا بہت بڑا کامیابی کا ذریعہ ہے۔

حضرت مسیح موعود کے حالات

اسی طرح جب ہم حضرت مسیح موعود ؑ کی زندگی کے حالات کو دیکھتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کس قدر دعاؤں پر زور دیا کرتے تھے۔ ہر کام میں دعا کیا کرتے تھے۔ اور باوجود اتنی تبلیغ کرنے کے اور اتنی کتابیں لکھنے کے پھر بھی خصوصیت سے دعاؤں پر زور دیا کرتے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح ہم جان اور مال کو خدا کی راہ میں اشاعت اسلام کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم کو دعا بھی کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ احمدیت کو دنیا میں پھیلائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کیلئے دعا

اسوقت تو دعا کرنی بہت ضروری ہے کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایک بہت لمبے سفر پر تشریف لے گئے ہیں ہمیں انکی کامیابی کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔ اور دعاؤں کا التزام رکھنا چاہیئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے لکھا ہے۔ ہماری کامیابی کے لئے دعاؤں کی تحریک کی جائے پس میں احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ قادیان کی جماعت اور بیرونی جماعتیں دعائیں کریں۔ اور اپنی دعاؤں میں خصوصیت سے حضرت خلیفۃ المسیح کی کامیابی کو مدنظر رکھیں۔ خدا تعالیٰ آپ کا جانا بابرکت کرے اشاعت اسلام کا باعث ہو۔ اور بخیریت واپس لائے۔ چونکہ راستہ میں بھی بعض خطرات ہیں۔ اس لئے حضور کی امن اور سلامتی کیلئے دعائیں کرو۔ دیکھو ہمارے ظاہری ذرائع اس قابل نہیں کہ ہم ان سے کامیاب ہو سکیں۔ اس لئے ضروری ہو کہ ہم اپنی کامیابی کے لئے دعائیں کریں تا خدا تعالیٰ اپنے فضل سے کامیاب کرے ہم دنیا کے مقابلہ میں چند ہیں۔ مگر ہم نے احمدیت کو دنیا میں پھیلانا ہے اسلئے دعا کی اشد ضرورت ہے۔ اور اس لئے بھی دعا کی ضرورت ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سفر میں ہیں۔ احباب کو ہر نماز میں حضور کی صحت و عافیت اور کامیابی کیلئے التزام کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں۔

احمدیان بھیرہ کے لئے دعا

ایک اور بات جس میں عرض کرنی چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ بھیرہ کی احمدی جماعت پر ... مقدمہ ہو گیا ہے۔ اور وہ تکلیف میں ہے۔ تمام بھائیوں کو چاہیئے کہ ان کے لئے دعا کریں۔ اسی طرح کابل سے نعمت اللہ خان نے لکھا تھا کہ خوف ہے کہ مجھے قید نہ کر دیں یا کوئی اور تکلیف نہ دیں۔ اب خط آیا ہے جس سے معلوم ہوا ہے کہ وہ قید کر دیئے گئے ہیں احباب دعا کر...

48

اشتہارات

تبلیغی ٹریکٹ

دوکان محمد یامین تاجر کتب قادیان

عقائد احمدیہ ا ر۔ قصہ رام دئی ا ر۔ کرشن لیلا ۔ ر۔ دیوبندی نقشہ دفات مسیح ۳ ر۔ کار آمد حوالے ۔ ر۔ پیشگوئی ۔ ر۔ ملکانہ بھجن اور سرگذشت بائیبل ا ر۔ ختم نبوت ا ر۔ غلطی کا ازالہ ۔ ر۔ خاتم النبیین کی شان ا ر۔ وفات مسیح ناصری ا ر۔ مخمس ۔ ر۔ شناخت مسیح موعود او مخمس ۔ ر۔ شناخت مسیح موعود ا ر۔ احمدی و غیر احمدی ا ر۔ نظیم براہین ا ر۔ احمدی جنتری ۱۹۲۴ء ۲ ر۔ پانچ سوالوں کے جواب ا ر۔ نظم چولا صاحب ۔ ر۔ قطعات فی ۔ ر۔ مجموعہ آئین ۔ ر۔ تعلیم المہدی ا ر

ایک معلم کی ضرورت

ایک بچہ کو انٹرنس کی تعلیم دینے کے لئے ایک قابل معلّم کی ضرورت ہے۔ جو انٹرنس کے تمام مضامین عمدگی کے ساتھ پڑھا سکے۔ اور ہر روز دو اڑھائی گھنٹے باقاعدہ صبح کے وقت دے سکے۔ تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ ملاقات پر زبانی ہو سکتا ہے

حکیم محمد حسین قریشی۔ قریشی بلڈنگز۔ محلہ حویلی کابلی مل متصل موچی بازار لاہور

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود کا بنایا ہوا ہے۔ جو امراض شکم خاصکر قبض کیلئے بہت مفید ہے۔ آپ نے فرمایا۔ یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ آپ کے والد صاحب مرحوم نے اس نسخہ کو ستر برس کی عمر تک استعمال کیا۔ اور قبض اور پیٹ کی صفائی کیلئے بہت مفید پایا۔ اسلئے کم از کم اسکی یکصد گولیاں احباب کے پاس ضرور ہونی چاہئیں تاکہ ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شام کو سوتے وقت نیم گرم پانی یا دودھ کے ہمراہ استعمال فرمالیں۔ انشاء اللہ شکایت دور ہو جائیگی قیمت فیصد معہ محصول عہ ر۔ عزیز ہوٹل قادیان

الّٰلہم انت الشافی

جوہر شفا ٭ نئی زندگی

یہ خشک سفوف ہے۔ جس کا تجربہ دس سال تک کیا گیا ہے۔ پرانا بخار و کھانسی خشک۔ یا تر بلغم خون آتا ہو سل کے کیڑوں کو فنا کرتا ہے۔ تپ دق کو جس سے حکیم و ڈاکٹر بھی عاجز ہوں۔ مرد و عورت سب کو یکساں مفید۔ قیمت نہایت کم جو سو روپے کو بھی سستی ہے فی چھٹانک عہ علاوہ محصولڈاک جو ایک ماہ کو کافی ہے حکیموں کو بھی اس کا مطب میں رکھنا ضروری ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے۔

المشتہر ۔ ایس عزیز الرحمٰن قادر بخش انجینئر قادیان

قابل قدر جرمن ادویہ

نیورا یستھین موتی

صرف ایک شہر سے دو سو بوتل ماہوار کا آرڈر

نیورا یستھین موتیوں کا اشتہار آپ الفضل میں پڑھتے رہے ہیں۔ چار مہینے میں ان کی شہرت ہندوستان میں اس قدر بڑھ گئی ہے۔ کہ چاروں طرف سے آرڈر چلے آرہے ہیں پچھلے ماہ تین سو بوتل وصول ہوئی تھی۔ وہ دس دن میں لگ گئی۔ پھر بذریعہ تار ایک ہزار بوتل کا اور ہمیں آرڈر دینا پڑا۔ اور اس وقت تین سو بوتل کے آرڈر قابل تعمیل پڑے ہیں۔ اور پانچ سو بوتل ہر ماہ بھیجے جانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ بلکہ امید نہیں ہے۔ کہ یہ کافی ہوں۔ چونکہ اس وقت دوا آرہی ہے۔ فوراً درخواستیں بھیجئے۔ تا دیر تک انتظار نہ کرنا پڑا۔ کیونکہ ہم سب سے پہلے پہلی درخواستوں کی تعمیل کرتے ہیں۔ نیورا یستھین موتی گرمی میں بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔ بلکہ گرمی کے کمزور کر دینے والے اثر کو دور کر دیتے ہیں۔ ہاں دوائی کی خوراک نصف کر دینی چاہیئے۔ ان موتیوں کی تاثیر کے نئے نئے انکشاف ہو رہے ہیں۔ ایک صاحب جو مرض خنازیر سے سخت دبلے ہو گئے تھے۔ لکھتے ہیں۔ میں نے دس دن میں ایک سیر وزن حاصل کیا ہے۔ ایک وکیل صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ کام کرتے وقت ان کو بے ہوشی کی سی حالت ہو جاتی تھی۔ اب وہ خوب کام کرتے ہیں۔ اور اپنے دوستوں میں موتیوں کی شہرت کا باعث ہیں۔ ایک سب انسپکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ دو شیشیاں طلب کی تھیں دوستوں ہی نے بانٹ لیں۔ جلد اور دو بوتلیں ارسال کریں۔ ایک جگہ ایک انگریز میم نے ان کا استعمال کیا۔ اب ان کی کوشش سے دو سو بوتل ماہوار کا آرڈر ہمیں موصول ہوا ہے۔ یہ موتی بے خوابی۔ کمزوری حافظہ کی کمی۔ ذیابیطس۔ دبلاپن۔ سل کی ابتدائی حالت۔ رگوں کے موٹے ہو جانے۔ اعصاب کی کمزوری۔ دل کی دھڑکن۔ ہاضمہ کی خرابی۔ دودھ پلانے والی ماں کے کمزور بچہ اور بڑھاپے کے اثرات کیلئے نہایت مفید ہیں۔ قیمت ایک بوتل للعہ تین بوتل سے ۱۰ دس روپے چھ آنے۔

ہاضمہ کا نمک

یہ نمک قبض۔ اسہال۔ خون کی خرابی۔ جوڑوں کی دردوں۔ بخار۔ پرانے نزلہ۔ کمر درد۔ سوئے ہضمی۔ سستی کے لئے از بس مفید ہے۔ کئی ہسپتالوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اور تمام یورپ اور امریکہ میں مشہور ہے۔ اس کا نام ایچ۔ بی۔ ڈی سالٹ ہے۔ اور قیمت فی بوتل ایک روپیہ ۸ (درجن)

آسی کیلسین نمبر ۱ و ۲

مرض اٹھرا کا مجرب علاج

بعض عورتیں ایام حمل میں بیمار رہتی ہیں۔ اور ان کے بچے چھوٹے چھوٹے فوت ہو جاتے ہیں۔ امریکہ اور آسٹریا میں ایک لمبے تجربہ کے بعد معلوم کیا گیا ہے۔ کہ ان کا سبب ماؤں کے جسم میں کیلسیم سالٹس کی کمی ہے۔ چنانچہ بیس سال کے تجربہ کے بعد جو جانوروں اور انسانوں پر کیا گیا ہے۔ آسی کیلسین دوا ایجاد کی گئی ہے ٭

آسی کیلسین ۱ ان ماؤں کے لئے جو ایام حمل میں بیمار رہتی ہیں۔ یا ان کے بچے کمزور پیدا ہوتے ہیں۔

آسی کیلسین ۲ ان بچوں کے لئے جو کمزور پیدا ہوتے ہیں۔ یا بعد پیدائش کے بیمار رہتے ہیں یا جن کے بھائی بہن بچپن میں مر جاتے ہیں۔ قیمت نمبر ۱ ؎ نمبر ۲ ؎ فی بکس ٭

کالی کلوریکم زخمی مسوڑوں اور دانت اور منہ کی امراض۔ کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت فی ٹیوب ۱۰ ر ٭

ڈوسن ڈانٹ منہ اور دانتوں کو صاف رکھنے اور بیماری کے روک تھام کرنے کے لئے نہایت مفید دوا ہے۔ قیمت ۱۰ ر ٭

نیزاٹول نزلہ روکنے کا آلہ۔ اسے دن میں تین دفعہ سونگھنے سے پہلے نزلہ کے بار بار کے دورے اللہ تعالےٰ کے فضل سے رک جاتے ہیں۔ قیمت ۱۰ ر ٭

یوری کیلسین جوڑوں کے درد اور گٹھیا کا نہایت مجرب علاج۔ قیمت سے ر ٭

ملیریا کا حقیقی علاج بعض لوگ کونین کو ملیریا کا علاج سمجھتے ہیں۔ حالانکہ علاج وہ ہے۔ جو ملیریا کو روکے۔ ملیریا مچھر سے پیدا ہوتا ہے ملیریا کا علاج وہ دوا ہے۔ جو مچھر کو دور کرے اور اس کے زہر کو فوراً دور کرنے کے لئے ہماری دوا ماسکیٹو زول رات کو منہ اور پاؤں پر چار پانچ رتی مل لینے سے مچھر نزدیک نہیں آتا اور اگر کبھی وقت دوڑ کر حملہ بھی کرے۔ تو اس کے زہر کا یہ دوا وہیں ازالہ کر دیتی ہے۔ ملیریا کا اس سے بہتر علاج کوئی نہیں ٭

قیمت فی ٹیوب عہ ر

دی ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی قادیان ضلع گورداسپور

مختصر ضروری خبریں

مسٹر گاندھی یورپ نہیں جائینگے مسٹر گاندھی نے اس خبر کی تردید کر دی ہے کہ وہ یورپ جانیکا ارادہ رکھتے ہیں۔

ڈاکخانہ بنارس میں حیرت انگیز غبن بنارس چھاؤنی کے ڈاکخانہ میں بہت بڑا غبن ہو گیا ہے۔ ڈاکخانہ بنارس کو فوجی احکام کی طرف سے پوسٹماسٹر کو پندرہ ہزار روپیہ بذریعہ چک وصول ہوا۔ اور اس کے ساتھ ۸۸ منی آرڈر بھی۔ تا کہ ان کو فوجی پنشن یابندگان اور دیگر افسران میں تقسیم کر دیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کو روانہ ہی نہیں کیا گیا۔

جنوبی ہند میں تباہ کن سیلاب مدراس ۲۳ر جولائی۔ مغربی ساحل سے اضطراب خیز اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ ٹیلیچری کے بیانات سے مترشح ہوتا ہے۔ کہ تند اور سخت ہواؤں اور موسلا دھار بارشوں نے مکانات کو بڑا زبردست نقصان پہونچایا ہے۔ علاقہ کوامبا نور میں سینکڑوں مکانات روزانہ گر رہے ہیں۔ صرف ایک گاؤں میں ۸۰۰ مکانات منہدم ہو گئے ہیں۔

ریاست جموں اور آریہ سماجی آریوں کی شرارتوں اور فتنہ پردازیوں کی وجہ سے الور اور بیکانیر کے حکام کو آریہ مبلغین کی فساد انگیز سرگرمیوں کو روکنے کے لئے مناسب اور ضروری کارروائی کرنی پڑی۔ اب معلوم ہوا۔ کہ ریاست جموں میں کئی آریوں کے خلاف حکام کو کارروائی کرنی پڑی ہے۔ علاوہ ازیں کونسل نے دو آریہ مبلغین کے خلاف احکام جاری کئے ہیں۔ کہ وہ آئندہ ریاست میں داخل نہ ہوں۔

باپ بیٹے کا مقدمہ میر غلام یزدانی صاحب سب جج لاہور کی عدالت میں سرداری لال نے اپنے والد دیوان کرپارام کے خلاف ایک دیوانی مقدمہ دائر کیا ہے۔ بیٹے کا دعویٰ ہے۔ کہ میں نے دوران جنگ میں مشترکہ کنبہ کے لئے ہزاروں روپیہ کمایا۔ مگر والد صاحب مجھے حصہ دینے سے انکاری ہیں۔ میری والدہ فوت ہو چکی ہیں۔ اور دوسری بیوی سے میرے باپ کے کئی بیٹے ہیں۔

صوبہ بمبئی میں مسلم لیگ کا قیام مسلمانان بمبئی نے ایک قائم مقام جلسہ میں جو زیر صدارت مسٹر جناح منعقد ہوا۔ یہ قرار دیا۔ کہ بمبئی پریذیڈنسی مسلم لیگ قائم کی جائے۔ مسٹر محمد بھائی حاجی بھائی کو لیگ کا صدر منتخب کیا گیا۔

ایک مسلمان سوداگر کا عطیہ ایک مسلمان سوداگر نے بمبئی یونیورسٹی کو ۱۰ لاکھ روپیہ اس لئے دیا ہے کہ اسے بمبئی یونیورسٹی کے ان فارغ التحصیل مسلمان طلباء کے لئے خرچ کیا جائے۔ جو غیر ممالک میں جا کر طب۔ فلسفہ قدیم تاریخ علوم عربیہ۔ تعمیر قصبہ جات۔ نقشہ کشی صنعتی اور حرفتی تعلیم حاصل کرنا چاہیں۔

ایک نومسلم کا مجسٹریٹ پر دعویٰ ایک شخص عبداللہ نومسلم سکنہ شادی وال ضلع گجرات نے جسے قید کیا گیا تھا۔ لالہ ملک راج صاحب۔ ایم اے ایل۔ ایل۔ بی مجسٹریٹ درجہ اوّل گجرات کے خلاف استغاثہ فوجداری زیر دفعہ ۳۴۲/۵۰۰ تعزیرات ہند دائر کیا ہے۔

بھائی پھیرو اور سکھ ۲۱ر جولائی کو ۴۲ سکھ چار چار کے جتھوں میں حسب معمول بھائی پھیرو میں اراضیات سے سبزی اور ایندھن لینے کے لئے گئے۔ لیکن پولیس نے کسی کو نہ روکا۔ وہ ایندھن لے کر گوردوارہ میں واپس آ گئے۔ اس سے سمجھا جا رہا ہے۔ کہ سکھوں نے بھائی پھیرو کا مورچہ فتح کر لیا۔

گنتاکل کے ایک سوداگر پر بم پھینکا گیا مدراس ۲۳ر جولائی۔ گنتاکل (مدراس) میں ایک مالدار سوداگر پر بم پھینکا گیا۔ جو اسی وقت ہلاک ہو گیا۔

پنڈت موتی لال نہرو مسٹر گاندھی کی مخالفت میں پونا ۲۵ر جولائی۔ چہارشنبہ کی شام کو پنڈت موتی لال نہرو نے ایک غیر معمولی عظیم الشان جلسہ میں تقریر کی۔ مسٹر این سی کیلکر صدر تھے۔ پنڈت جی پر مخالفین کے حملوں کے بارہ میں صدر نے ان کے یہ الفاظ دہرائے کہ سیاسیات میں ایک ہی لکیر پیٹتے جانا گدھوں کا کام ہے مسٹر کیلکر نے مسٹر محمد علی پر بھی اعتراض کیا۔ اور کہا۔ کہ وہ طوطے کی طرح حمایت کر رہے ہیں۔ ورنہ ان کی تقریر کچھ معنی نہیں رکھتی۔ مسٹر کیلکر نے طنزاً کہا۔ کہ مسٹر محمد علی فرماتے ہیں۔ کہ میں اچھی باتوں میں حکومت کے ساتھ مل کر کام کرنے کو تیار ہوں۔ انہوں نے پروانہ راہداری کے لئے درخواست کی۔ اور حکومت کی عائد کردہ شرطیں قبول کر لیں جب پنڈت موتی لال نہرو تقریر کرنے اٹھے۔ تو خوب تالیاں بجیں۔ آپ نے کہا۔ کہ ملک کی اس وقت یہ حالت ہے کہ ایک بھائی دشمن سے لڑ رہا ہے۔ اور دوسرا پیچھے سے اس کی ٹانگیں کھینچ رہا ہے۔ آپ نے کہا میں مسٹر گاندھی کے مقابلہ میں نکلنے سے احتراز کرتا ہوں۔ مگر حفاظت نفس کے لئے میں مجبور ہوں گا۔ کہ یہ تلخ کام بھی کروں اور میں اس کے لئے تیار ہوں۔ مسٹر داس کے متعلق اور گوپی ناتھ سہائے کے ریزولیوشن کے متعلق لارڈ آلیور نے جو کچھ کہا ہے۔ اس کے بارے میں پنڈت جی نے کہا۔ سوراجی تو پرامن ذرائع سے کام لیتے رہیں گے۔ مگر بے صبر نوجوان خفیہ جماعتیں بنانے لگ جائیں گے۔ اب وقت آ گیا ہے۔ کہ ہز دور حکومت ان وعدوں کو ایفا کرے۔ خاتمہ پر آپ نے کہا۔ مسٹر گاندھی نے ہمارے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔ اور ملک کو ہماری حمایت سے روک رہے ہیں۔ اس لئے اب ہمیں ان سے بھی مقابلہ کرنا پڑے گا۔

فسادات دہلی اور مسلمان دہلی کے فساد میں جو مسلمان زخمی ہوگئے ہیں۔ ان کی امداد اور مسلمانوں کے مقدمات کی پیروی کے لئے شہر بھر کے مسلمانوں کی ایک انجمن بنی ہے۔ جس کا نام انجمن اسلامیہ ہے۔ اس کا دفتر ٹیا محل میں ہے۔ اور داؤد اس کے سیکرٹری ہیں معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر آصف علی بھی اس کے ممبر ہیں۔

وزیر زراعت پنجاب بننے کی کوشش "تسول" کو معلوم ہوا۔ کہ چند ممبران کونسل اس امر کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ چودھری لال چند وزیر زراعت کا انتخاب ناجائز قرار دیئے جانے پر راجہ نریندر ناتھ اس منصب پر مقرر کئے جائیں۔ اس سلسلہ میں سوراجیوں نے بھی وعدہ کیا ہے۔ کہ خاص شرطوں پر وہ راجہ نریندر ناتھ کی تائید کریں گے۔

بائبل کے تراجم ڈیوک آف کناٹ نے لنڈن میں بائبل سوسائٹی کی صدارت کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ میں دنیا کے بہت سے ممالک کی سیاحت کر چکا ہوں۔ اس لئے میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ ان ممالک میں بائبل کیا کام کر رہی ہے۔ سنہ ۱۷۶۳ء میں بائبل کے صرف آٹھ ترجمے تھے۔ سنہ ۱۸۰۰ء میں سلطنت برطانیہ کی اقوام کے لئے گیارہ ترجمے ہوئے۔ سنہ ۱۹۲۴ء میں بائبل کے بہت سے حصص سلطنت کی ۳۶۶ زبانوں میں ترجمہ ہو چکے ہیں۔ سلطنت برطانیہ کی آبادی ۴۵ کروڑ کے قریب ہے۔ ان میں سے ۳۵ کروڑ انسانوں کی زبان میں بائبل ترجمہ ہو چکی ہے۔

مصر اور سوڈان سعد زاغلول پاشا نے دارالمبعوثین میں اعلان کیا کہ اہل سوڈان مصر کے ساتھ الحاق چاہتے ہیں۔

عراق میں ہندوستانیوں کو خطرہ اخبار خلافت کو اس کے نامہ نگار مقیم بغداد نے اطلاع دی ہے۔ کہ یہاں بیکاری بڑھ رہی ہے۔ عراقیوں کو جب ملازمتیں نہیں ملتیں۔ ان کے دلوں میں ہندوستانیوں سے جذبات منافرت پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ وہ دن عنقریب آنے والا ہے۔ جب کہ ہندوستانیوں کو عراق سے بھی نکال دیا جائیگا۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)